Love For All Hatred For None

احمدی نوجوانوں کیلئے

جنوری 2016ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیہ تحریک

(بیان فرمودہ 30 مئی 2014ء)

ا۔سورۃ الفاتحہ۔ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا۔جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

۲۔درود شریف: اے اللہ تو محمد ﷺ اور آپ کی آل پر فضل نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر فضل نازل فرمایا، یقیناً تو بہت حمد والا اور بزرگی والا ہے۔اے اللہ تو محمد ﷺ اور آپ کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر برکت نازل فرمائی، یقیناً تو بہت حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

۳۔دعا۔ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔اے اللہ محمد ﷺ اور آپ کی آل پر رحمتیں بھیج۔

۴۔دعا۔ترجمہ: اے اللہ ہمارے دلوں کو ٹیڑھا ہونے نہ دینا بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہے۔اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

۵۔دعا۔ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

۶۔دعا۔ترجمہ: اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔(یعنی اے اللہ تو ہی ان پر ایسا وار کر جس سے ان کی زندگی کا سلسلہ منقطع ہو جائے اور ہم ان کی شرارتوں سے بچ جائیں۔)

۷۔دعائے استغفار۔ترجمہ: میں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ کی بخشش مانگتا ہوں اور میں اس کی طرف جھکتا ہوں۔

۸۔دعا۔ترجمہ: اے میرے رب! ہر چیز تیری خادم ہے اے میرے رب تو میری حفاظت کر اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم فرما۔

۹۔دعا۔ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے قصور یعنی کوتاہیاں اور ہمارے اعمال مین ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر۔اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد کر۔

۱۰۔دعا۔ترجمہ اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنے وعدہ کو پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔

جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات
1	2	3	4	5	6	7
8	9	10	11	12	13	14
15	16	17	18	19	20	21
22	23	24	25	26	27	28
29	30	31				

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔"

(المصلح الموعود)

احمدی نوجوانوں کے لیے

ماہنامہ خالد

جنوری 2016ء

صلح 1395ہش

جلد 63 شمارہ 1

اس شمارے میں

مدیر: لقمان احمد شاد

■ پبلشر: قمر احمد محمود
■ مطبع: ضیاءالاسلام پریس چناب نگر (ربوہ)
■ E-mail:editor@monthlykhalid.org
■ پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
■ مقام اشاعت: دارالصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)
■ website:www.monthlykhalid.org

قیمت۔/25 روپے.........سالانہ۔/250 روپے

ارشادات عالیہ

فرمان الٰہی

ترجمہ: ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لیے کیا آگے بھیج رہی ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔''

(الحشر:19)

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عقل مند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو عبادت میں لگایا (یعنی اس کا احتساب کیا اور موت کے بعد پیش آنے والے امور کے لیے تیاری کی) اور بیوقوف وہ ہے جو اپنے نفس کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھے۔

(ترمذی ابواب صفة القیامة باب حدیث الکیس من دان نفسه و عمل لمابعد الموت)

❁❁❁

تمام احمدیوں کو نئے سال کی مبارکباد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''سب سے پہلے تو میں آج آپ کو اور دنیا میں پھیلے ہوئے تمام احمدیوں کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ مجھے اداروں کی طرف سے بھی، جماعتوں کی طرف سے بھی، افراد کی طرف سے بھی مبارکباد کے پیغام آ رہے ہیں۔ ان سب کو مبارک ہو اور جماعت کو مبارک ہو اور اس دعا کے ساتھ یہ مبارکباد ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے پہلے سے بڑھ کر اس سال کو اپنی رحمتوں، فضلوں اور برکتوں کا سال بنا دے اور یہ دعا ہر احمدی کی یقیناً ہے اور ہونی چاہئے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں، برکتوں اور رحمتوں کی خواہش اور دعا کئے بغیر یہ مبارکباد دیتے ہیں تو صرف رسماً مبارکباد دینا تو بے فائدہ ہے اور دنیا داروں کی باتیں ہیں۔ لیکن یہ خواہش بھی بے کار ہوگی اور دعا بھی لا حاصل ہوگی اگر ہم اپنی اُن صلاحیتوں اور استعدادوں کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے بروئے کار نہ لائیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں ودیعت فرمائی ہوئی ہیں۔ اُن باتوں پر عمل کرنے کی کوشش نہ کریں جن پر عمل کرنے کا خدا تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے۔

ہمارا صرف نئے سال کی رات کو اجتماعی نفل پڑھ لینا کافی نہیں ہے، اگر ہمیں ان نوافل کی ادائیگی کے ساتھ یہ احساس پیدا نہیں ہوتا کہ اب ہم نے حتی الوسع یہ کوشش کرنی ہے کہ نوافل کی ادائیگی کرتے رہیں۔ اپنی عبادت کے معیار کو بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے بہتر بنانا ہے اور اپنی عملی زندگی میں ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اگر اس سوچ کے ساتھ ہم نے دو دن پہلے اپنے نئے سال کا آغاز کیا ہے اور ایک دوسرے کو مبارکبادیں دے رہے ہیں تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹنے کی کوشش کرنے والوں میں شمار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کی یہ سوچ ہو۔ اگر نہیں ہے تو خدا کرے کہ ہماری یہ سوچ ہو جائے۔ یہی سوچ ہے جو اللہ تعالیٰ کے گزشتہ فضلوں کا

بھی شکرگزار بناتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے ہم پر جو احسانات اور انعامات کئے ہیں، اُن پر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بناتی ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور ہمارا خالص ہو کر جھکنا ہی ہماری زندگی کا مقصد ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔ پس یہ روح ہے جو ہماری ان مبارکبادوں کے پیچھے کارفرما ہونی چاہیے۔''

دعاؤں کے ساتھ اس سال کو بھر دیں

''بہرحال جوں جوں جماعت ترقی کر رہی ہے، جوں جوں اللہ تعالیٰ کے فضل ہو رہے ہیں، یہ مخالفتیں بھی تیز ہو رہی ہیں اور ہوں گی۔ ان کی ہمیں کوئی فکر نہیں ہے، نہ ہونی چاہئے۔ آخر کار ان کی تقدیر میں ناکامی اور نامرادی لکھی ہوئی ہے۔ لیکن ہمیں جس بات کی فکر کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے، ان مخالفتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم اپنے ایمانوں میں پہلے سے بڑھ کر مضبوطی پیدا کریں۔ پہلے سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی تکمیل کی کوشش کریں۔ پہلے سے بڑھ کر دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ دعاؤں کے ساتھ اس سال کو بھر دیں، درود و استغفار پر اس قدر توجہ دیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم پر رحمت کی نظر ڈالتے ہوئے اپنے فضلوں کو ہم پر وسیع تر کرتا چلا جائے۔ دشمن کے مکروں کو اُن پر الٹا دے۔ ہر مخالف کو اور ہر مخالفت کو ہوا میں اُڑا دے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پہلے سے بڑھ کر ہم پر نازل ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا، دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔''

پس یہی ہتھیار ہے جو ہم نے بھی استعمال کرنا ہے۔ اللہ کرے کہ ہم اس کو صحیح طور پر استعمال کرنے والے ہوں۔''

نئے سال کا آغاز

قارئین کرام!

جنوری دنیا میں رائج گریگورین کیلنڈر کا پہلا مہینہ ہے۔ عموماً دنیا میں نئے سال کا استقبال بڑے ذوق وشوق اور شور وغل اور ہنگامے سے کیا جاتا ہے جس میں ہر قوم کا باشندہ اپنی بساط کے مطابق حصہ لیتا ہے۔ اس کے برعکس ایک مومن ہمیشہ اپنے نئے سال کا آغاز اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے حصول کے لیے اسی کے نام سے کرتا ہے اور اپنے نفس کا محاسبہ کر کے گزشتہ سال اپنی کمزوریوں کی وجہ سے وہ اعمال صالحہ جو وہ نہیں بجا لا سکا نئے سال میں اپنے ایمان کے بیج کو نیک اعمال کی آب پاشی سے سیراب کرتا ہے۔ یوں ہر آنے والا کل ایک مومن کے لیے نیکی کے راستوں پر پروان چڑھانے کا دن بن جاتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہیے اور اس میں غور کرنا چاہیے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے۔ انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں اعمال صالحہ بجالا کر نیکیوں میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

معجزانہ حفاظت کے چند واقعات

(مرسلہ: مکرم گل زیب اعجاز صاحب۔ لاہور)

اللہ تعالیٰ کا اپنے مامورین سے یہ وعدہ ہے کہ وہ انہیں نہ صرف دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھتا ہے بلکہ قدرتی طور پر ظاہر ہونے والی تمام آفات اور مصائب سے بھی ان کی حفاظت کرتا ہے۔ چنانچہ جب ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کئی مواقع پر حیرت انگیز اور معجزانہ رنگ میں آپؑ کی حفاظت فرمائی۔ حفاظت الٰہی کے یہ واقعات حقیقت میں اپنے اندر زندہ نشان کا رنگ رکھتے ہیں۔ ازدیادِ ایمان کے لئے چند واقعات حضور علیہ السلام کے الفاظ میں پیش ہیں۔

بجلی سے حفاظت

''ایک دفعہ کا ذکر ہے جبکہ میں سیالکوٹ میں تھا تو ایک دن بارش ہو رہی تھی۔ جس کمرہ کے اندر مَیں بیٹھا ہوا تھا اس میں بجلی آئی سارا کمرہ دھوئیں کی طرح بھر گیا اور گندھک کی سی بُو آتی تھی، لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہنچا۔ اسی وقت وہ بجلی ایک مندر میں گری جو کہ تیجا سنگھ کا مندر تھا اور اس میں ہندوؤں کی رسم کے مطابق طواف کے واسطے پیچ در پیچ اردگرد دیوار بنی ہوئی تھی اور وہ اندر بیٹھا ہوا تھا۔ بجلی ان تمام چکروں میں سے ہو کر اندر جا کر اس پر گری اور وہ جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہو گیا۔ دیکھو وہی بجلی کی آگ تھی جس نے اس کو جلا دیا مگر ہم کو کچھ ضرر نہیں دے سکی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی۔''

چھت گرنے پر معجزنما حفاظت

''ایسا ہی سیالکوٹ کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ رات کو مَیں ایک مکان کی دوسری منزل میں سویا ہوا تھا اور اسی کمرہ میں میرے ساتھ پندرہ سولہ اور آدمی بھی تھے۔ رات کے وقت شہتیر میں ٹک ٹک کی آواز آئی۔ میں نے آدمیوں کو جگایا کہ

شہتیر خوفناک معلوم ہوتا ہے یہاں سے نکل جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کوئی چوہا ہوگا کچھ خوف کی بات نہیں۔ اور یہ کہہ کر پھر سو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر ویسی ہی آواز سنی۔ تب میں نے ان کو دوبارہ جگایا مگر پھر بھی انہوں نے کچھ پروانہ کی۔ پھر تیسری بار شہتیر سے آواز آئی۔ تب میں نے ان کو سختی سے اٹھایا اور سب کو مکان سے باہر نکالا اور جب سب نکل گئے تو خود بھی وہاں سے نکلا۔ ابھی میں دوسرے زینہ پر تھا کہ وہ چھت نیچے گری اور دوسری چھت کو بھی ساتھ لے کر نیچے جا پڑی اور چار پائیاں ریزہ ریزہ ہوگئیں اور ہم سب بچ گئے۔ یہ خدا تعالیٰ کی معجز نما حفاظت ہے جب تک کہ ہم وہاں سے نکل نہ آئے شہتیر گرنے سے محفوظ رہا۔''

بچھو کے ضرر سے محفوظ رہنا

''ایسا ہی ایک دفعہ ایک بچھو میرے بستر کے اندر لحاف کے ساتھ مرا ہوا پایا گیا اور دوسری دفعہ ایک بچھو لحاف کے اندر چلتا ہوا پکڑا گیا۔ مگر ہر دو بار خدا تعالیٰ نے مجھے ان کے ضرر سے محفوظ رکھا۔''

دامن کو آگ لگنا اور اس کا ٹھنڈا ہو جانا

''ایک دفعہ میرے دامن کو آگ لگ گئی تھی۔ مجھے خبر بھی نہ ہوئی۔ ایک اور شخص نے دیکھا اور بتلایا اور اس آگ کو بجھا دیا۔ خدا تعالیٰ کے پاس کسی کے بچانے کی ایک راہ نہیں بلکہ بہت راہیں ہیں۔ آگ کی گرمی اور سوزش کے واسطے بھی کئی ایک اسباب ہیں اور بعض اسباب مخفی در مخفی ہیں۔ جن کی لوگوں کو خبر نہیں اور خدا تعالیٰ نے وہ اسباب اب تک دنیا پر ظاہر نہیں کیے جن سے اس کی سوزش کی تاثیر جاتی رہے۔ پس اس میں کونسی تعجب کی بات ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی ہوگئی۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خط لکھنے کا پتہ

16 Gressenhall Road London, SW18 5QL, United Kingdom

فیکس نمبر

00442088705234

بابِ رحمت خود بخود پھر تم پہ وَا ہو جائے گا

بابِ رحمت خود بخود پھر تم پہ وَا ہو جائے گا
جب تمہارا قادرِ مُطلق خُدا ہو جائے گا

دُشمنِ جانی جو ہوگا آشنا ہو جائے گا
بُوم☆ بھی ہوگا اگر گھر میں ہُما☆ ہو جائے گا

آدمی تقویٰ سے آخر کیمیا ہو جائے گا
جِس مسِ دلِ سے چھوئے گا وہ طلا ہو جائے گا

جو کہ شمعِ رُوئے دِلبر پر فِدا ہو جائے گا
خاک بھی ہوگا تو پھر خاکِ شفا ہو جائے گا

جو کوئی اس یار کے دَر کا گدا ہو جائے گا
ملکِ روحانی کا وہ فرمانروا ہو جائے گا

جس کو تم کہتے ہو یارو یہ فنا ہو جائے گا
ایک دن سارے جہاں کا پیشوا ہو جائے گا

مہدیٔ دوران کا جو خاکِ پا ہو جائے گا
مہرِ عالمتاب سے روشن سوا ہو جائے گا

جو کوئی تقویٰ کرے گا پیشوا ہو جائے گا
قبلہ رُخ ہوتے ہوئے قبلہ نما ہو جائے گا

جِس کا مسلک زُھد و ذکر و اِتّقا ہو جائے گا
پنجۂ شیطاں سے وہ بالکل رہا ہو جائے گا

خاک میں ملکر ملیں گے تجھ سے یارب ایکدن
درد جب حد سے بڑھے گا تو دَوا ہو جائے گا

سختیوں سے قوم کی گھبرا نہ ہرگز اے عزیز
کھا کے یہ پتھر تُو لعلِ بے بہا ہو جائے گا

تیرا ہر ہر لفظ اے پیارے مسیحائے زماں
حق کے پیاسوں کے لیے آبِ بقا ہو جائے گا

عشقِ مولیٰ دِل میں جب محمودؔ ہوگا موجزن
یاد کر اس دِن کو تُو پھر کیا سے کیا ہو جائے گا

☆بُوم: اُلّو۔ بے وقوف۔

☆ہُما: ایک مشہور خیالی پرند جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ جس کے سر پر سے گزر جائے وہ بادشاہ ہو جاتا ہے۔ (ناقل)

گلدستہ

اخلاص کی اہمیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''شریعت (۔) میں بڑے بڑے باریک امور ایسے ہیں تاکہ اخلاص کی قوت پیدا ہوجائے۔ اخلاص ایک موت ہے جو مخلص کو اپنے نفس پر وارد کرنی پڑتی ہے۔ جو شخص دیکھے کہ علانیہ خرچ کرنے اور خیرات دینے یا چندوں میں شامل ہونے سے اس کے نفس کو مزا آتا ہے اور ریا پیدا ہوتی ہے تو اس کو چاہیے کہ ریاکاری سے دست بردار ہوجائے اور بجائے علانیہ خرچ کرنے کے خفیہ طور سے خرچ کرے اور ایسا کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہو۔ پھر خدا قادر ہے کہ نیک کو اس کی نیکی اور پاک تبدیلی کی وجہ سے بخش دے۔ اس میں کوئی سو برس کی ضرورت نہیں، اخلاص کی ضرورت ہے۔

دیکھو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بڑھیا کو بلاناغہ حلوا کھلایا کرتے تھے اور ان کے اس فعل کی کسی کو خبر نہ تھی۔ ایک دن جب بڑھیا کو حلوا نہ پہنچا۔ اس نے اس سے یقین کرلیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفات پاگئے۔ اب جائے غور ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کیسے تعاھد (یعنی آپس میں معاہدہ کرنا۔ ناقل) سے اس بڑھیا کی جو کہ اور کچھ نہ کھا سکتی تھی خدمت کیا کرتے تھے کہ ایک دن حلوا نہ پہنچنے سے اس کو یقین ہوگیا کہ آپ وفات پاگئے۔ یعنی اس بڑھیا کے وہم میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ آپؓ زندہ ہوں اور اس کو حلوا نہ پہنچے۔ یہ ممکن ہی نہ تھا۔

غرض یہ ہے اخلاص اور یہ ہیں محض خدا کی راہ میں محض نیک نیتی کے اعمال۔ اخلاص جیسی اور کوئی تلوار دلوں کو فتح کرنیوالی نہیں۔ ایسے ہی امور سے وہ لوگ دنیا پر غالب آگئے تھے۔ صرف زبانی باتوں سے کچھ ہو نہیں سکتا۔ اب نہ پیشانی میں نور اور نہ روحانیت ہے اور نہ معرفت کا کوئی حصہ۔ خدا تعالیٰ

ظالم نہیں ہے۔ اصل بات ہی یہی ہے کہ ان کے دلوں میں اخلاص نہیں۔‘‘

ویلنگٹن (Wellington)

ویلنگٹن نیوزی لینڈ کا دارالحکومت ہے اور دوسرا سب سے بڑا شہر ہے۔ پارلیمان، حکومتی وزارتوں اور شعبہ جات کے دفاتر واقع ہیں۔ یہ بلحاظ آبادی اوقیانوسیہ کا سب سے بڑا قومی دارالحکومت ہے۔ یہ نیوزی لینڈ کے شمالی جزیرے کے جنوبی کنارے پر واقع ہے۔ دنیا بھر کے شہروں کی طرح ویلنگٹن کی آبادی بھی شہری حدود سے باہر تک پھیلی ہوئی ہے جسے عظیم تر ویلنگٹن یا ویلنگٹن خطہ کہا جاتا ہے۔ ویلنگٹن شہر کو آرتھر ویلزلی، اول ڈیوک ویلنگٹن سے موسوم کیا گیا جو جنگ واٹرلو کے فاتح تھے۔ ڈیوک کا خطاب انگلستان کے ضلع (کاؤنٹی) سمرسیٹ کے ایک قصبے ویلنگٹن سے ملا تھا۔ ویلنگٹن ملک کا سیاسی مرکز ہے۔

شہر کو 1865ء میں آکلینڈ کی جگہ قومی دارالحکومت کا درجہ دیا گیا تھا۔

2009ء کے اندازوں کے مطابق شہر کی آبادی تقریباً دولاکھ ہے جس میں بہت بڑی اکثریت یورپی النسل ہے جبکہ مقامی ماؤری نسل کے باشندے سب سے بڑی اقلیت ہیں۔ بحرالکاہل کے جزائر، ایشیائی اور دیگر نسلوں سے تعلق رکھنے والے بھی اس شہر میں آباد ہیں۔

ابن سینا ایوارڈ

اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو کا ’’ابن سینا ایوارڈ برائے اخلاقیات سائنس 2015ء‘‘ بائیو ٹیکنالوجی اور بائی آتھیکس کے پاکستانی پروفیسر، ضابطہ خان شنواری نے جیت لیا۔

یونیسکو کی ویب سائٹ کے مطابق، پروفیسر ضابطہ خان شنواری کو ایوارڈ کے لئے ڈائریکٹر جنرل یونیسکو اور بین الاقوامی اسکالرز و اتھیسٹ کی جیوری نے منتخب کیا۔ جیوری نے پروفیسر شنواری کو منتخب کرنے کی وجہ سائنسی تحقیق، تعلیم، تنظیم اور سائنسی اخلاقیات کے شعبوں میں ان کی غیر معمولی لگن اور جدوجہد کو قرار دیا۔

پروفیسر ضابطہ خان شنواری کو پیرس میں

یونیسکو کے ہیڈ کوارٹرز میں منعقدہ تقریب میں ایوارڈ سے نوازا گیا۔

ایوارڈ گولڈ میڈل، سرٹیفکیٹ اور دس ہزار امریکی ڈالر پر مشتمل ہے۔ ایوارڈ جیتنے والے کو ایوارڈ ڈونر ملک یعنی ایران کے ایک ہفتے کے دورے کی دعوت بھی دی جاتی ہے۔

ایلکومیٹر (Alcometer)

ایک آلہ جس سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ کسی شخص نے کس قدر شراب پی رکھی ہے۔ اس میں ایک نلکی لگی ہوتی ہے جس کو منہ سے لگا کر پھونک مارتے ہیں۔ سانس کے دباؤ سے نلکی میں لگی ہوئی سیٹی بجنے لگتی ہے جس سے پھونک مارنے یا نہ مارنے کا پتا چل جاتا ہے اور فریب دہی کا امکان نہیں رہتا۔ یہ سانس ایک والو میں بند ہو جاتا ہے جہاں سے اسے دوسرے خانے میں منتقل کیا جاتا ہے اس میں آئیوڈین نپٹا کسائڈ (Iodineneptoxide) کا محلول بھرا ہوتا ہے۔ جب الکحل آیوڈین نپٹا کسائیڈ سے ملتی ہے تو آئیوڈین گیس کی صورت میں آزاد ہو جاتی ہے۔ یہ آئیوڈین ایک نشاستے کے محلول میں داخل کی جاتی ہے، جس سے نشاستے کا رنگ بنفشی ہو جاتا ہے۔ رنگ کی اس تبدیلی کا اثر ایک فوٹو الیکٹرک بیٹری پر پڑتا ہے جو باہر ڈائل پر ایک سوئی کے ذریعے خون میں الکحل کی مقدار تناسب کو ظاہر کرتی ہے۔ یورپ میں ٹریفک پولیس کے پاس یہ آلہ ہوتا ہے جو حادثے کے وقوع پذیر ہونے کے بعد معلوم کر لیتی ہے کہ ڈرائیور شراب پیئے ہوئے ہے یا نہیں۔

دنیا کی کم عمر ترین ڈاکٹر

فلسطین سے تعلق رکھنے والی مسلمان طالبہ اقبال الاسد کو دنیا کی کم عمر ترین ڈاکٹر ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

اقبال الاسد نے 20 سال کی عمر میں میڈیکل کی تعلیم مکمل کی ان کا نام گینیز بک ورلڈ ریکارڈ میں دنیا کی کم عمر ترین خاتون ڈاکٹر کے طور پر درج ہے۔ دنیا کے کم عمر ترین مرد ڈاکٹر کا اعزاز بھارتی نژاد امریکی محقق اور ماہر تعلیم ڈاکٹر بالامورلی امباتی کو حاصل ہے جنھوں نے 17 سال کی عمر میں یہ اعزاز حاصل کیا تھا۔

گینیز بک ورلڈ ریکارڈ کے مطابق انہیں

میڈیسن کی سب سے کم عمر طالبہ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے یہ اعزاز اقبال الاسد نے تیرہ برس کی عمر میں حاصل کر لیا تھا۔ اقبال الاسد 20 سال کی عمر میں نا صرف کورنیل یونیورسٹی سے میڈیکل گریجویٹ کی ڈگری حاصل کی بلکہ یونیورسٹی کی تاریخ میں سب سے کم عمر ڈاکٹر بن گئی۔ اقبال الاسد کو عرب دنیا کی کم عمر ترین ڈاکٹر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

اقبال کا خاندان فلسطین سے ہجرت کر کے لبنان آیا تھا۔ وہ امریکی ریاست اوہائیو میں ایک بچوں کے اسپتال میں ماہر اطفال پر اپنی ریذیڈنسی مکمل کر رہی ہے۔

لطیفہ

ایک پروفیسر کلاس میں آئے اور بچوں سے کہا "آج میں آپ کو مینڈک کے بارے میں بتاؤں گا۔" یہ کہہ کر انہوں نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو ان کے ہاتھ میں کیک تھا۔

یہ دیکھ کر پروفیسر نے کہا:

"ارے! یہ تو کیک ہے۔ تو پھر وہ کیا چیز تھی جو میں نے راستے میں کھائی تھی؟"

غزل

انداز ہو بہو تری آواز پا کا تھا
دیکھا نکل کے گھر سے تو جھونکا ہوا کا تھا

اس حسن اتفاق پہ لٹ کر بھی شاد ہوں
تیری رضا جو تھی وہ تقاضا وفا کا تھا

دل راکھ ہو چکا تو چمک اور بڑھ گئی
یہ تیری یاد تھی کہ عمل کیمیا کا تھا

اس رشتۂ لطیف کے اسرار کیا کھلیں
تو سامنے تھا اور تصور خدا کا تھا

چھپ چھپ کے روؤں اور سر انجمن ہنسوں
مجھ کو یہ مشورہ مرے درد آشنا کا تھا

اٹھا عجب تضاد سے انسان کا خمیر
عادی فنا کا تھا تو پجاری بقا کا تھا

ٹوٹا تو کتنے آئنہ خانوں پہ زد پڑی
اٹکا ہوا گلے میں جو پتھر صدا کا تھا

حیران ہوں کہ وار سے کیسے بچا ندیم
وہ شخص تو غریب و غیور انتہا کا تھا

(احمد ندیم قاسمی)

پاکستان کے پہاڑ

(مکرم سید ذیشان اقبال صاحب۔ ربوہ)

دنیا میں 14 پہاڑ ایسے ہیں جن کی بلندی 8,000 میٹر سے زائد ہے۔ یہ پہاڑ دنیا کے بلند ترین پہاڑ ہیں جو ہمالیہ اور قراقرم کے پہاڑی سلسلہ میں موجود ہیں۔ ان 14 پہاڑوں میں سے 8 نیپال، 5 پاکستان اور 1 چین میں واقع ہے۔ پاکستان میں موجود ان فلک بوس اور برف پوش 5 پہاڑی چوٹیوں کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

شاہ گوری (K-2)

کے۔ٹو پاکستان کا پہلا اور دنیا کا دوسرا بلند ترین پہاڑ ہے۔ یہ پہاڑی چوٹی پاکستان میں چین کی سرحد کے قریب واقع ہے اور اس کی بلندی 8611 میٹر (28,251فٹ) ہے۔ اسے 1856ء میں (Thomas Montgomerie) تھامس جی منٹگمری نے دریافت کیا۔ اس پہاڑی چوٹی کا علاقائی نام شاہ گوری ہے جس کا مطلب پہاڑوں کا بادشاہ کے ہیں۔ کے۔ٹو کو چند ایک دوسرے ناموں سے بھی جانا جاتا ہے۔ ان میں کیچو، لامبا پہاڑ، ڈیپ سانگ شامل ہیں یہ نام اس کی عظمت اور ہیبت کو ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن یہ کے۔ٹو کے نام سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اس پہاڑ کو یہ نام تھامس جی منٹگمری نے دیا تھا جنہوں نے اسے دریافت کیا تھا۔ اپنے سروے کے دوران انہوں نے سلسلہ کوہ قراقرم کی 5 بلند ترین چوٹیوں کے جھرمٹ کا مشاہدہ کیا اور ان کے نام Karakoram کے پہلے حرف K کی تخفیف سے رکھے جن میں K-1 ماشر برم (Masherbrum) K-2 شاہ گوری، K-3 براڈ پیک، K-4 گاشر برم (Gasherbrum 2) اور K-5 گاشر برم 1 (Gasherbrum) شامل ہیں۔ کوہ پیماؤں کی طرف سے کے۔ٹو کو بے رحم پہاڑ کا خطاب دیا گیا ہے جس کی وجوہات اس کی نہایت مشکل چڑھائی اور چڑھائی کے دوران زیادہ حادثات ہیں۔

اس پہاڑ کو پہلی مرتبہ سر کرنے کا اعزاز اٹلی کے دو کوہ پیماؤں لینو لاچی ڈیلی (Lino Lacedelli) اور (Achille Compagnoni) اپچی لی کمپانونی کو حاصل ہوا جنہوں نے یہ کارنامہ 31 جولائی 1954ء کو سرانجام دیا۔

نانگا پربت

نانگا پربت پاکستان کا دوسرا اور دنیا کا نواں بلند ترین پہاڑ ہے۔ یہ ہمالیہ کے پہاڑی سلسلہ میں واقع ہے اور اس کی بلندی 8126 میٹر (26660 فٹ) ہے۔ لفظ نانگا پربت کا مطلب ننگا پہاڑ کے ہیں۔ اس نام کی وجہ تسمیہ اس پہاڑ کا کافی حد تک عمودی ہونا ہے اور اس وجہ سے اس پر زیادہ برف نہیں ٹکتی۔ نانگا پربت کا ایک علاقائی نام شل مکھی دیا موری بھی ہے جس کا مطلب 100 چہروں والا پہاڑ کے ہیں۔ وادی روپل کی طرف سے یہ پہاڑ 4570 میٹر عموداً اوپر اٹھا ہے۔ نانگا پربت کی یہ خصوصیت دنیا کے کسی اور پہاڑ میں نہیں اور یہ خصوصیت اسے دنیا میں پائے جانے والے دیگر تمام پہاڑوں سے ممتاز کرتی ہے۔ عمودی ہونے کی وجہ سے اس پر چڑھائی نہایت مشکل ہے۔ دنیا بھر کے کوہ پیما اسے قاتل پہاڑ کا نام دیتے ہیں کیونکہ یہ پہاڑ اب تک سب سے زیادہ انسانی جانیں لے چکا ہے۔ چونکہ یہ پہاڑ بہت زیادہ عمودی ہے اس وجہ سے اس پر سے اکثر برف کے تودے گرتے رہتے ہیں۔ اسے سر کرنے کی پہلی کئی کوششیں ناکامی سے ہمکنار ہوئیں۔ نانگا پربت نے پہلی مرتبہ 3 جون 1953ء کو انسانی ہمت اور حوصلے کے آگے ہتھیار ڈالے جب ایک آسٹرین کوہ پیما ہرمن بوہل (Hermann Buhl) کی صورت میں انسانی قدم اس پہاڑ کی چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔

گاشر برم 1(K-5)

گاشر برم 1 پاکستان کا تیسرا اور دنیا کا گیارہواں بلند ترین پہاڑ ہے۔ یہ سلسلہ کوہ قراقرم میں واقع ہے اور اس کی بلندی 8068 میٹر ہے۔ اس پہاڑ کو پوشیدہ چوٹی (Hidden Peak) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے کیونکہ یہ قریبی چوٹیوں کی اوٹ میں ہونے کی وجہ سے دنیا کی نظروں سے کافی عرصہ اوجھل رہی۔ تھامس جی منٹگمری نے اسے K-5

کا نام دیا تھا۔ اس چوٹی کا شمار دنیا کی خوبصورت ترین پہاڑی چوٹیوں میں کیا جاتا ہے۔ اس پہاڑ پر چڑھائی نسبتاً مشکل ہے۔ گاشر برم 1 کو پہلی مرتبہ سر کرنے کا اعزاز امریکہ کے دو کوہ پیماؤں پیٹر شوٹنگ (Peter Showing) اور اینڈی کافمین (Andy Kafman) نے 5 جولائی 1958ء کو حاصل کیا۔

براڈ پیک (K-3)

براڈ پیک پاکستان کا چوتھا اور دنیا کا بارہواں بلند ترین پہاڑ ہے۔ یہ پہاڑ بھی سلسلہ کوہ قراقرم میں واقع ہے اور اس کی بلندی 8047 میٹر ہے۔ تھامس جی منٹگمری نے اس پہاڑ کو K-3 کے نام دیا تھا۔ یہ پہاڑ حجم اور سائز کے لحاظ سے بہت بڑا ہے اور اس کی چوٹی کافی وسیع ہے جس کی وجہ سے اسے براڈ پیک (وسیع چوٹی) کا نام دیا گیا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس پہاڑ کی چوٹی تقریباً 1 کلومیٹر وسیع ہے۔ یہ پہاڑ کے۔ٹو کا قریب ترین پہاڑ ہے اور اس کا بیس کیمپ بھی کنکارڈیا ویلی ہے۔ اس پہاڑ کو بھی متعدد کوہ پیما سر کرنے کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔

براڈ پیک کو سر کرنے کا سب سے پہلا اعزاز آسٹریا کے فرزونٹر سٹیلر (Farzonter Steeler) کو حاصل ہوا جنہوں نے یہ کامیابی 9 جون 1957ء کو حاصل کی۔

گیشر برم 2 (K-4)

گیشر برم 2 پاکستان کا پانچواں بلند ترین پہاڑ ہے اور دنیا میں بلندی کے لحاظ سے تیرہویں نمبر پر ہے۔ اس کی بلندی 8035 میٹر ہے۔ تھامس جی منٹگمری نے اس پہاڑ کو K-4 کا نام دیا تھا۔ گیشر برم 2 کی چڑھائی دنیا میں موجود تمام 8,000 میٹر سے زائد بلند پہاڑی چوٹیوں میں سے سب سے زیادہ آسان سمجھی جاتی ہے۔ اس پہاڑ کے ساتھ ہی ایک ذیلی چوٹی گیشر برم 3 کے نام سے موجود ہے جس کی بلندی 7952 میٹر ہے۔ یہ پہاڑ بھی K-2، گیشر برم 1 اور براڈ پیک کے قریب موجود ہے۔ گیشر برم 2 کو سب سے پہلے آسٹریا کے ایک باشندے فرٹز مورویک نے 8 جولائی 1956ء کو سر کیا جس کے بعد متعدد کوہ پیما اس کی چوٹی پر پہنچنے کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔

ایشیا کپ کرکٹ ٹورنامنٹ

(مکرم حافظ طاہر اسلام صاحب۔ ربوہ)

ایشیا کپ کرکٹ ٹورنامنٹ (ACC) عالمی سطح پر کھیلا جانے والا ایشیائی ممالک کا کرکٹ ٹورنامنٹ ہے جس کا انعقاد ایشین کرکٹ کونسل کرتی ہے۔ کونسل کا قیام 1983ء میں عمل میں آیا اور پہلا ٹورنامنٹ 1984ء میں شارجہ میں کھیلا گیا۔ کونسل کے دفاتر شارجہ یو اے ای میں واقع ہیں۔ یہ ٹورنامنٹ ایک روزہ (ون ڈے) طرز پر کھیلے جاتے ہیں۔ لیکن آئندہ ہونے والے 2016ء کے ٹورنامنٹ میں ٹونٹی ٹونٹی T20 فارمیٹ کو شامل کیا گیا ہے تاکہ آئی سی سی ورلڈ T20 کی تیاری میں مدد مل سکے۔

اصل شیڈول کے مطابق اس ٹورنامنٹ کا انعقاد ہر دو سال بعد کروایا جانا طے ہوا۔ 1986ء میں بھارت نے سری لنکا سے کشیدہ حالات کے باعث بائیکاٹ کیا۔ جبکہ 91-1990ء میں پاکستان نے بھارت سے بہتر حالات نہ ہونے کے سبب بائیکاٹ کیا۔ 1993ء میں یہ ٹورنامنٹ منسوخ کیا گیا۔ اسی طرح یہ ٹورنامنٹ ممالک کے درمیان سیاسی کشیدگی کی نذر ہوتا رہا۔

اب تک منعقد ہونے والے ٹورنامنٹس میں نمایاں کارکردگی کی ایک جھلک پیش ہے۔

سال	میزبان	فاتح	رنراپ
1984ء	یو اے ای	بھارت	سری لنکا
1986ء	سری لنکا	سری لنکا	بھارت
1988ء	بنگلہ دیش	بھارت	سری لنکا
1990-91ء	بھارت	بھارت	سری لنکا
1993ء	منسوخ ہو گیا		
1995ء	یو اے ای	بھارت	سری لنکا

1997ء	سری لنکا	سری لنکا	بھارت
2000ء	بنگلہ دیش	پاکستان	سری لنکا
2004ء	سری لنکا	سری لنکا	بھارت
2008ء	پاکستان	سری لنکا	بھارت
2010ء	سری لنکا	بھارت	سری لنکا
2012ء	بنگلہ دیش	پاکستان	بنگلہ دیش
2014ء	بنگلہ دیش	سری لنکا	پاکستان

آئندہ ہونے والا ایشیا کپ کرکٹ ٹورنامنٹ 2016ء میں بنگلہ دیش میں کھیلا جائے گا۔

اب تک ہونے والے ان ٹورنامنٹس میں سری لنکا اور بھارت پانچ پانچ جبکہ پاکستان دو میں فاتح رہا۔

ایشیا کپ میں انفرادی کارکردگی کے لحاظ سے سری لنکا کے مرلی دھرن (Muttiah Muralitharan) 24 میچز میں 30 وکٹ حاصل کر کے سرفہرست ہیں۔ اسی طرح بیٹنگ میں سری لنکا کے ہی سنتھ جے سوریا (Sanath Jayasuriya) 25 میچز میں 1220 رنز بنا کر پہلے نمبر پر ہیں۔

کسی ایک میچ میں زیادہ رنز بھارت کے ویرات کوہلی (Virat Kohli) کے 183 رنز ہیں جو اس نے 2012ء میں بنائے۔ کسی ایک ٹورنامنٹ میں سب سے زیادہ 378 رنز سنتھ جے سوریا (Sanath Jayasuriya) نے بنائے۔ کسی ایک میچ میں سب سے زیادہ وکٹیں 13 رنز کے عوض 6 وکٹیں سری لنکا کے اجنتھا مینڈس (Ajentha Mendis) نے حاصل کیں۔ جبکہ کسی ایک ٹورنامنٹ میں سب سے بہترین باؤلنگ کا ریکارڈ بھی اجنتھا مینڈس (Ajentha Mendis) کے پاس ہے جس نے 2008ء میں 17 وکٹیں حاصل کیں۔

❁❁❁

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
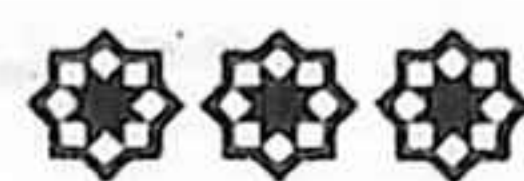
(مکرم عبدالقدیر قمر صاحب۔ ربوہ)

وہ خوش نصیب انسان جس کی قوم سے آخری زمانے میں مسیح آخرالزمان کا ظہور مقدر کیا گیا ان کا نام حضرت سلمان فارسیؓ ہے۔

آتش پرستی سے توحید تک کا سفر

حضرت سلمان فارسیؓ اصفہان کے ایک گاؤں جئی کے رہنے والے تھے۔ آپؓ کے والد کا نام بوذخشان تھا جو آتشکدہ کی خدمت کرتے تھے۔ حضرت سلمانؓ بھی اپنے دین سے بہت محبت کرتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ آتشکدہ کی آگ کبھی نہ بجھے۔ مگر ایک بار جب آپؓ باہر کھیتی باڑی کے لیے گئے تو عیسائیوں کو عبادت کرتے دیکھ کر اپنے مذہب سے بیزار ہو گئے۔ باپ کو علم ہوا تو اس نے آپؓ کو بیڑیاں پہنا کر گھر میں قید کر دیا۔ کچھ دنوں بعد آپؓ بیڑیاں توڑ کر شام جانے والے قافلہ میں شامل ہو کر شام پہنچ گئے اور ایک پادری کے ساتھ گرجا میں رہنے لگے۔ پھر آپؓ وہاں سے موصل آئے۔ وہاں کے پادری نے آپ کو نصیبین کے ایک شخص کے پاس بھیج دیا جو بہت نیک اور پارسا تھا۔ اس نے اپنی وفات کے وقت آپؓ سے کہا کہ آسمانی علامات سے معلوم ہوتا ہے کہ صحرائے عرب میں ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے وہ ہدیہ قبول کرے گا اور صدقہ کو اپنے لیے جائز نہ سمجھے گا۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔ تم اس کے پاس چلے جاؤ۔ آپ ایک قافلہ کے ہمراہ صحرائے عرب کی طرف روانہ ہوئے۔

مگر قافلہ والوں نے دھوکے سے آپ کے مال و اسباب پر قبضہ کر لیا اور آپ کو غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ ایک دن مدینہ سے اس یہودی کا چچا زاد بھائی ملنے آیا جو وہاں کے قبیلہ بنو قریظہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے آپ کو خرید لیا اور مدینہ لے آیا۔

دربار رسالت ﷺ میں

ایک دن آپؓ اپنے آقا کے نخلستان میں کھجوریں اتارنے کے لیے ایک درخت پر چڑھے ہوئے تھے کہ آپؓ کا آقا اور اس کا چچا زاد بھائی آئے اور باتیں کرنے کہ خدا بنی قیلہ کو غارت

کرے جو سب قبا میں ایک شخص کے پاس جمع ہیں جو مکہ سے آیا ہے اور کہتا ہے کہ ''میں اللہ کا نبی ہوں۔''

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ جلد 2 زیر حرف س)

یہ سنتے ہیں آپؓ فوراً درخت سے نیچے اترے اور اپنے آقا سے پوچھا کیا معاملہ ہے؟ اس نے اسے گستاخی پر محمول کیا اور آپ کو ایک گھونسہ دے مارا کہ تیرا اس سے کیا لینا دینا۔ چل اپنا کام کر۔ آپؓ خاموشی سے کام میں مشغول ہو گئے۔ مگر یہ اطلاع آپؓ کو بے چین کر رہی تھی۔ شام کو آپؓ کچھ کھجوریں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا! میرے پاس کچھ کھجوریں جمع ہوگئی ہیں آپؐ کے پاس بطور صدقہ لایا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپؐ خدا کے نیک اور برگزیدہ بندے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں صدقہ نہیں کھاتا اور وہ کھجوریں لوگوں میں تقسیم کر دیں۔

یہ دیکھ کر انہوں نے دل میں کہا نبوت کی ایک علامت کا تو میں نے مشاہدہ کر لیا کہ وہ صدقہ نہیں کھاتا۔ چند دن کے بعد وہ پھر کچھ سامان لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ صدقہ نہیں بلکہ ہدیہ ہے اور آپؐ کے لیے لایا ہوں۔ حضور ﷺ نے اسے قبول فرمایا۔ پھر ایک دن تیسری علامت کی تحقیق کے لیے حاضر ہوئے اور حضور ﷺ کی پشت مبارک کی طرف گئے تو حضور ﷺ نے منشاء معلوم ہونے پر کپڑا اٹھایا تو آپؓ نے تیسری علامت بھی مشاہدہ کر لی اور اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو ساری سرگزشت سنا کر آپؐ کی غلامی میں آ گئے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ جلد 2 زیر حرف س)

حصول آزادی

ایک دن جبکہ آپؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت مین حاضر تھے، حضورؐ نے آپؓ سے فرمایا:

''سلمان تم اپنے آقا کو کچھ معاوضہ دے کر آزادی حاصل کر لو۔''

رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے بعد آپؓ نے اپنے آقا سے بات کی تو اس نے آزادی کی یہ شرائط رکھیں کہ

1 تین صد کھجور کے درخت لگا کر دو

2۔ چالیس اوقیہ سونا ادا کرو۔

حضرت سلمانؓ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی تو آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ درخت لگانے میں سلمان کی مدد کرو۔ چنانچہ دو شخص حسب مقدرت

پودے لے آئے۔ جب تین سو پودے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ انہیں لے کر چلو اور زمین کھودو۔ جب گڑھے تیار ہو جائیں تو مجھے خبر کرنا۔ میں انہیں اپنے ہاتھ سے لگاؤں گا۔ چنانچہ صحابہؓ نے گڑھے کھودے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے وہ پودے لگائے۔ پودے تو لگ چکے تھے اب چالیس اوقیہ سونے کا مسئلہ تھا۔ چنانچہ اس کا سامان اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ صحابہؓ کے ساتھ بیٹھے محو گفتگو تھے کہ ایک شخص مرغی کے انڈے کے برابر سونا لے آیا اور حضورؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپؐ نے حضرت سلمانؓ کو بلوایا اور فرمایا یہ سونا جا کر اپنے آقا کو دے دو۔ آپؓ نے وہ سونا اپنے آقا کو دے آزادی حاصل کر لی۔ آپؓ کی مؤاخات حضرت ابودردانہؓ سے ہوئی۔

(اسد الغابة فی معرفة الصحابہ جلد 2 زیر حرف س)

غزوہ احزاب میں آپؓ کی شمولیت

اگرچہ آپؓ غزوہ بدر اور غزوہ احد کے وقت مدینہ میں موجود تھے مگر غلامی کی وجہ سے آپؓ ان میں حصہ نہ لے سکے، اب آپؓ آزاد ہو چکے تھے۔ اس لیے آپؓ نے غزوہ احزاب میں بھرپور حصہ لیا۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ غزوہ احزاب میں حضرت سلمانؓ کی دانائی اور فراست کے باعث مسلمانوں کو کمال فائدہ پہنچا تو غلط نہ ہوگا۔ آپؓ نے خندق کھودنے کا مشورہ دیا۔ جب آپؓ نے یہ تجویز رسول اللہ ﷺ کو پیش کی تو آپؐ بہت خوش ہوئے اور صحابہؓ کو خندق کھودنے کا حکم دیا۔ جب کفار اپنی بدمستی میں بڑھتے ہوئے یہاں تک پہنچے تو خندق دیکھ کر ان کی عقل دنگ رہ گئی اور ان کے بڑھتے ہوئے قدم رک گئے جو آخر کار ناکامی کا داغ لے کر واپس لوٹے۔

(الاستیعاب جلد 2 ذکر سلمان الفارسی)

مدائن میں گورنر

رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ مبارک میں حضرت سلمانؓ مدینہ میں رہے اور حضرت عمرؓ کے دور میں آپؓ عراق چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی۔

حضرت عمرؓ نے آپ کو مدائن کا گورنر مقرر فرمایا۔ گورنر مقرر ہونے کے باوجود آپ انتہائی سادہ

زندگی گزارتے تھے۔ سادہ لباس پہنتے، سادہ غذا کھاتے اور گدھے پر سواری کر لیتے۔ اس غیر معمولی سادگی کی وجہ سے بعض دفعہ لوگوں کو دھوکہ بھی لگ جاتا۔ چنانچہ ایک دن جب آپؓ جا رہے تھے ایک شخص نے مزدور سمجھ کر آپ کو اپنا سامان اٹھوا دیا۔ آپؓ سامان سر پر رکھے جا رہے تھے کہ کسی شخص نے آپؓ کو پہچان لیا اور اس شخص کو کہا تمہیں پتہ نہیں یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابیؓ اور ہمارے گورنر ہیں۔ اس پر وہ شخص شرمندہ ہوا۔ آپؓ سے سامان لینا چاہا۔ آپؓ نے فرمایا کہ نہیں اب میں اسے تمہارے گھر پہنچا کر ہی رہوں گا اور پھر سامان اس کے گھر پہنچایا۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 ذکر سلمان فارسیؓ)

آپ کا مقام ومرتبہ

آپؓ کو رسول اللہ ﷺ کے ’’اہل بیت‘‘ ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا۔ باوجود اس کے کہ آپؓ کا بنو ہاشم سے کوئی خونی رشتہ نہ تھا بایں ہمہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَیْت

سلمان ہم میں سے ہے۔ اہل بیت میں سے ہے اور یہ شرف کسی اور صحابیؓ کو نصیب نہ ہوا۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ جلد 2 زیر حرف س)

اسی طرح ایک اور عظیم فضیلت جو آپؓ کو ملی وہ آنے والے دَور میں مسیح ومہدی سے آپؓ کا خاص تعلق ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے بطور پیشگوئی فرمایا کہ ’’اگر ایمان زمین سے اٹھ کر ثریا پر بھی چلا گیا تو ان سے ایک یا زیادہ افراد اسے واپس زمین پر لائیں گے۔‘‘

(بخاری کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ الجمعۃ زیر آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم)

سخاوت وفیاضی

سخاوت وفیاضی حضرت سلمانؓ کی زندگی کا جزو لاینفک تھی۔ بیت المال سے آپ کو پانچ ہزار درہم وظیفہ ملتا تھا۔ آپؓ وہ سب رقم غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم فرما دیتے اور خود باوجود اس کے کہ مدائن کے گورنر تھے چٹائیاں بُن کر اور جنگل سے لکڑیاں لا کر بیچتے اور اپنا گزارہ کرتے۔

(الاستیعاب جلد 2 ذکر سلمان الفارسی)

وفات

آپؓ کی وفات مدائن میں ہوئی۔

"عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں"

نہیں ہتھیار ایسا کُل جہاں میں دعا کا تیر سجدے کی کماں میں
یہ طائر گنگنائیں بوستاں میں زبانِ مہدیٔ آخر زماں میں
"عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں"

دعا اور صبر کا رشتہ بہم ہے عجب خلوت کے آنسو میں بھرم ہے
یہ محفل سے چھپی جو چشمِ نم ہے عطائے خاص، مولا کا کرم ہے
کروڑوں اشک ہیں سیلِ رواں میں
"نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں"

دعا پر کس قدر کامل یقیں ہے اور ایسا صبر کہ صد آفریں ہے
ہمیں خوف و خطر زیبا نہیں ہے فلک پر شورِ نصرت بالیقیں ہے
ہیں صف آرا بھی لشکر آسماں میں
"نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں"

مری پرواز تو دُور از زمیں ہے مری منزل بہت آگے کہیں ہے
مجھے تھکنا نہیں، رُکنا نہیں ہے ملا قسمت سے دورِ آخریں ہے
ہیں پھر بھی اولیں کے کارواں میں
"نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں"

ترا تو مدّعا مال و متاع ہے مرا سب کچھ محمد مصطفیٰؐ ہے
تری منزل رہِ جور و جفا ہے مرا جادہ کسی کا نقشِ پا ہے
ملیں طائف کی گلیاں داستاں میں
"نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں"

(فاروق محمود۔لندن)

سلامتی کونسل

(مکرم عدیل احمد بٹ صاحب۔ ربوہ)

سلامتی کونسل Security Council (UNSC) اقوام متحدہ کے زیر انتظام چلنے والا دوسرا بڑا ادارہ ہے جو دنیا میں امن و سلامتی کا ذمہ دار ہے۔ سلامتی کونسل میں رکن ممالک کی تعداد 15 ہوتی ہے۔

مستقل ارکان

سلامتی کونسل کے 5 مستقل اراکین ہوتے ہیں۔ ان مستقل اراکین کو حق تنسیخ حاصل ہے جس کی رو سے سلامتی کونسل میں زیر غور کسی بھی مسئلے کے حل کے لئے سادہ اکثریت ہونے کے علاوہ ضروری ہے کہ پانچوں مستقل اراکین اس پر متفق ہوں ورنہ اس پر رائے شماری نہیں ہو سکتی۔ اس کے اختیارات، اقوام متحدہ کے چارٹر میں بیان کردہ ہیں اور انہیں سلامتی کونسل کی قراردادوں کے ذریعے استعمال کیا جاتا ہے۔ اختیارات کا استعمال قیام امن کی کارروائیوں کے لیے، بین الاقوامی پابندیوں کے قیام اور فوجی کارروائی کی اجازت لینے کے لیے کیا جاتا ہے۔ تنسیخ نے اس ادارے کے وقار کو بری طرح مجروح کر دیا ہے اور یہ بڑی طاقتوں کا آلہ کار بن گیا ہے، روس نے 123 مرتبہ امریکا نے 82 مرتبہ، برطانیہ نے 32 مرتبہ، فرانس نے 18 مرتبہ اور چین نے قدرے ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے صرف 6 مرتبہ اس حق کو استعمال کیا ہے۔

روس اور امریکا نے اس حق کو نہایت ہی غیر ذمہ داری سے بار بار استعمال کیا ہے۔ اسی غیر ذمہ داری کا نتیجہ میں مسئلہ کشمیر، مسئلہ فلسطین آج تک حل طلب ہیں۔

غیر مستقل ارکان

غیر مستقل ارکان دو سال کے لئے منتخب کئے جاتے ہیں جن کا انتخاب جنرل اسمبلی کرتی ہے۔ غیر

مستقل ارکان کو استرداد یعنی ویٹو کا حق نہیں ہوتا۔

غیر مستقل ممبران میں براعظم افریقہ سے 3 ممبر، براعظم لاطینی امریکا سے 2 ممبر، مغربی یورپ سے 2 ممبر، مشرقی یورپ سے 1 ممبر، ایشیاء سے 2 ممبر لئے جاتے ہیں۔ آج کل برکینا فاسو، کوسٹاریکا، کروشیا، لیبیا، ویتنام، آسٹریا، جاپان، میکسیکو، ترکی اور یوگنڈا اس کے غیر مستقل اراکین ہیں۔

2014-15ء

چاڈ۔نائیجیریا۔اردن۔چلی۔لیتھوانیا۔

2015-16ء

انگولا۔ملائیشیا۔وینزویلا، نیوزی لینڈ۔سپین۔

2016-17ء

مصر۔ سینیگال۔ جاپان۔ یوروگوئے۔ یوکرائن۔

پاکستان جنوری 2012ء سے دسمبر 2013ء تک سلامتی کونسل میں بطور غیر مستقل رکن کے رہ چکا ہے۔

(وکی پیڈیا)

''خالد'' کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور لکھیں

حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہ) فرماتے ہیں:

''میں دیکھتا ہوں کہ نوجوانوں میں علمی شغف کم ہوگیا ہے۔ اس نقص کا ازالہ اسی طرح ہوسکتا ہے کہ خدام کا یہ فرض قرار دیا جائے کہ وہ اس رسالہ میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھیں۔ جس طرح خدام سے خدمت خلق کا کام لیا جاتا ہے اور یہ خدمت خلق کا کام ان کے فرائض میں شامل ہے اسی طرح یہ بھی ان کے فرائض میں شامل ہو کہ انہوں نے اپنے رسالہ کے لیے یا الفضل اور فرقان کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور لکھنا ہے۔ .... پس تم نے اگر ''خالد'' جاری کیا ہے تو تم اس کی خریداری بڑھاؤ۔ دوسرے ہر نوجوان کا یہ فرض قرار دو کہ وہ اس میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھے اور اگر کوئی خادم سال بھر میں بھی کچھ نہ لکھے تو اس کے متعلق یہ سمجھا جائے کہ اس نے اپنے فرض کو ادا نہیں کیا۔''

داخلہ جامعہ احمدیہ کے لیے ابھی سے تیاری کریں

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال سینکڑوں احمدی نوجوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام کی نصائح کے مطابق اپنی زندگیاں خدمت دین کی خاطر وقف کرتے ہیں۔ یہ قوت ایمانی اور جذبۂ قربانی خدا تعالیٰ کا ایک بڑا فضل ہے اور نظام خلافت کی ایک بہت بڑی برکت ہے۔ تاہم زندگی وقف کر کے جامعہ میں داخلہ لینے کے خواہش مند نوجوانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کوشش اور تیاری ابھی سے شروع کریں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

''اگر ان کا (جہاد پر) نکلنے کا ارادہ ہوتا تو وہ ضرور اس کی تیاری بھی کرتے۔''

(سورۃ التوبہ آیت 46)

آئندہ سال حسب معمول جامعہ احمدیہ میں داخلے کے لیے انٹرویو اگست میں ہوں گے جس کے لیے باقاعدہ درخواستیں یکم مئی 2016ء سے وصول کی جائیں گی۔ یاد رہے کہ داخلہ کے لیے میٹرک پاس طلباء کی عمر 17 سال اور ایف۔اے پاس طلباء کی عمر 19 سال مقرر ہے۔ دسویں اور بارہویں جماعت کے جو نوجوان زندگی وقف کر کے جامعہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ

☆ جلد از جلد وقف کا حتمی فیصلہ کریں اور اس کے لیے بطور خاص باقاعدگی سے دعا کریں۔

☆ پنجگانہ نماز با جماعت کا پورا اہتمام کریں۔

☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لیے لکھتے رہیں۔

☆ وکالت تعلیم کو بھی اپنے اس نیک ارادہ

سے مطلع فرمائیں تا کہ انہیں تفصیلی ہدایات اور داخلہ فارم وغیرہ بروقت بھجوایا جا سکے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار بھی بلند سے بلند تر ہو رہا ہے۔ امیدواران کی میرٹ لسٹ میٹرک / ایف۔ اے میں حاصل کردہ نمبروں، داخلہ کے لیے تحریری امتحان، انٹرویو میں کارکردگی کی بنیاد پر بنائی جاتی ہے۔ طبی معائنہ کی رپورٹ کا تسلی بخش ہونا بھی لازمی ہے۔

داخلہ ٹیسٹ دینی معلومات، معلومات عامہ کو جانچنے کے لیے لیا جاتا ہے۔ انٹرویو بنیادی طور پر قرآن کریم ناظرہ، دینی معلومات، اردو اور انگریزی میں استعداد کا جائزہ لینے کے لیے ہوتا ہے۔ ان سب کی بھرپور تیاری کے لیے ضروری ہے کہ اس کا آغاز ابھی سے کر دیا جائے۔ اور روزانہ اس کام کے لیے کچھ نہ کچھ وقت ضرور مقرر کیا جائے۔ اس سلسلے میں اپنی جماعت میں متعین مربیان/ معلمین کرام سے استفادہ کرنا بہت مفید ہو سکتا ہے۔ خصوصاً ان کی مدد سے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا بے حد اہم اور ضروری ہے۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ باقاعدگی اور توجہ سے سننا اور جماعتی اخبار و رسائل کے مطالعہ کی عادت نہایت اہم ہے۔

اللہ تعالیٰ احمدی نوجوانوں کو ہمت اور توفیق عطا کرے کہ وہ خدمت دین کے لیے اپنی زندگیاں وقف کریں اور اخلاص و وفا سے قدم آگے بڑھائیں۔

❀❀❀

پن بجلی (Water Power)

ہائیڈرو الیکٹرک پاور۔ اونچائی سے گہرائی میں گرتے ہوئے پانی سے حاصل کردہ قوت کو کہا جاتا ہے جو آبی پہیوں یا ہائیڈرالک ٹربائنز کے ذریعے سے استعمال میں لائی جاتی ہے۔ پانی کے کسی بھی بڑے دھارے سے پن بجلی حاصل کرنا ممکن ہے۔

اس مقصد کے لیے آج کل جھیلیں، ڈیم، بائی پاس نہریں اور بڑی بڑی ٹربائنز بنائی جاتی ہیں جن کے ذریعے پانی سے بجلی پیدا کی جاتی ہے۔

امرود کی کاشت

امرود ایک اہم سدابہار پودا ہے۔ سب سے پہلے یہ جنوبی امریکہ میں پیرو کے درمیان پایا گیا تھا جہاں سے یہ دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلا۔ غذائی اعتبار سے یہ پھل نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس پھل کو حیاتین ''ج'' کا بادشاہ اور سستا ماخذ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس میں حیاتین ''ج'' کی مقدار 260 ملی گرام فی 100 گرام پھل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ لوہا، چونا اور فاسفورس کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔ امرود میں اعلیٰ قسم کی پیکٹن پائی جاتی ہے جس سے عمدہ قسم کی جیلی تیار کی جاتی ہے۔

پنجاب میں امرود کی کاشت زیادہ تر شیخوپورہ، قصور، لاہور، شرقپور، سانگلہ ہلز، گوجرانوالہ، ملتان، سرگودھا اور فیصل آباد کے اضلاع میں ہوتی ہے۔ جبکہ سرحد میں کوہاٹ، ہری پور اور بنوں اس کی کاشت کے اہم علاقے ہیں۔ سندھ میں لاڑکانہ اور حیدر آباد ڈویژن میں یہ بکثرت کاشت کیا جاتا ہے۔ امرود کے زیر کاشت رقبہ میں بتدریج توسیع ہو رہی ہے۔

آب وہوا

امرود کے لیے گرم مرطوب و نیم گرم مرطوب معتدل آب و ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا درخت بہت سخت جان ہوتا ہے اور ٹھنڈے علاقوں میں بھی اُگ جاتا ہے۔ مگر نیم گرم مرطوب آب وہوا میں خوب پرورش پاتا ہے۔ چھوٹی عمر کے پودوں کے لیے زیادہ سردی نقصان دہ ہے۔ اس لیے تین سے چار سال کی عمر تک کے پودوں کو سردی سے بچانے کے لیے ڈھانپ دینا چاہیے۔ ہوا روکنے والی باڑیں پودوں کو گرم اور سرد ہواؤں سے بچانے میں کافی مدد دیتی ہیں۔ زیادہ بارش پھل کی خاصیت کو نقصان پہنچاتی ہے جس سے پھل پھٹنا شروع ہو

جاتا ہے۔

زمین

امرود کا پودا ہر قسم کی زمین میں اُگایا جا سکتا ہے۔ اس کا درخت بھاری زمین سے لے کر ہلکی ریتلی زمین تک اُگایا جاتا ہے۔ سیم اور تھور زدہ زمینوں میں بھی کامیاب رہتا ہے۔ مگر بہتر پیداوار کے لیے دوسرے پھل دار درختوں کی طرح اس کے لیے بھی نرم اور زرخیز زمین بہت موزوں ہے۔

پودے لگانا

امرود کے پودے لگانے کا بہترین موسم اگست ستمبر ہے۔ فروری مارچ میں لگائے گئے پودوں کا جون کی گرمی میں سڑ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ پودے لگانے کے فوراً بعد پانی ضرور دینا چاہیے۔ پودے سے پودے کا درمیانی فاصلہ 6 میٹر رکھنا نہایت ہی موزوں اور ضروری ہے۔

آب پاشی

آب پاشی کا انحصار علاقہ کی آب و ہوا اور زمین کی خاصیت پر ہے۔ چھوٹے پودوں کو سارا سال تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد پانی لگاتے رہنا چاہیے۔ جوان پودوں کو پھل لگنے پر زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب پودوں پر پھول آرہے ہوں تو اس وقت پانی روک دینا چاہیے۔ جب تک کہ پھل مکمل طور پر سیٹ نہ ہو جائے۔ سردیوں میں ہر ہفتہ پودوں کو پانی دینا زیادہ بہتر ہے۔ اس طرح پھل کی کوالٹی بہتر ہوتی ہے اور پھل کورے کے مضر اثرات سے بھی بچ جاتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق امرود کو سال میں 12 سے 15 مرتبہ آب پاشی ضروری ہے۔

کھاد دینا

امرود کے پودے سال میں دو مرتبہ پھل دیتے ہیں اس لیے پودوں کی صحت برقرار رکھنے کے لیے کافی مقدار میں نائٹروجن کھاد کی ضرورت پڑتی ہے۔ گوبر کی کھاد سب سے اچھی تصور کی جاتی ہے۔ اس لیے گوبر کی کھاد 30 سے 40 کلوگرام فی پودا کے حساب سے دینی چاہیے۔ عام قاعدے کے مطابق گوبر کی کھاد دسمبر جنوری میں دینی چاہیے۔

کھاد دینے سے پیشتر پودے کے پھیلاؤ کے مطابق گوڈی کر کے اس کے چاروں طرف اچھی طرح کھاد بکھیر کر آب پاشی کر دینی چاہیے۔

شاخ تراشی

عام طور پر امرود کو شاخ تراشی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن چونکہ پھل نئی پھوٹ پر آتا ہے اس لیے تھوڑی سی سالانہ شاخ تراشی کر لینی چاہیے۔ بعض اوقات لمبی اور کمزور شاخوں پر پھل آتا ہے اور وہ پھل کے بوجھ سے جھک جاتی ہے۔ ایسی شاخوں کے سرے کاٹ دینے چاہیے۔ اس کے علاوہ تنے کے نچلے حصے سے چھوٹی چھوٹی پھوٹتی ہیں ان کو بھی کاٹتے رہنا چاہیے۔ فصل کی برداشت کے بعد سوکھی ہوئی، بیمار اور کمزور شاخوں کو بھی کاٹ دینا چاہیے۔ اچھی قسم کا پھل حاصل کرنے کے لیے پھل کی چھدرائی بھی ضروری ہے۔

کیڑے مکوڑے اور بیماریاں

امرود کی گرمیوں کی فصل کو سب سے زیادہ نقصان پھل کی مکھی پہنچاتی ہے جو کہ پھل کے اندر اپنا ڈنگ داخل کر کے انڈے دیتی ہے جن سے چھوٹی چھوٹی سنڈیاں پیدا ہو کر گودے کو کھانا شروع کر دیتی ہیں اور پھل گل سڑ کر زمین پر گر پڑتا ہے۔

علاج

امرود کے گرے ہوئے تمام پھل اکٹھے کر کے زمین میں دبا دیں۔ امرود کے پھل کا سائز جب بڑا ہو جائے تو میٹا سسٹاکس، ڈائی میکران یا ڈپٹریکس پانی میں ملا کر سپرے کریں۔ یہ سپرے فصل کی برداشت سے 20 دن پہلے بند کر دینا چاہیے۔

پیداوار

امرود سال میں دو مرتبہ بار آور ہوتا ہے۔ ایک فصل موسم گرما جولائی اگست اور دوسری موسم سرما جنوری فروری میں حاصل ہوتی ہے۔ جوان پودے کی اوسط پیداوار 60 سے 100 کلوگرام فی پودا ہے۔ اس کی پیداوار مختلف جگہوں پر مختلف ہوتی ہے۔

(ماخوذ از www.parc.gov.pk پاکستان زرعی ترقیاتی کونسل)

ہنسنے ہنسانے والے!

عطاء الحق قاسمی کی ایک مزاحیہ تحریر

(مرسلہ: مکرم راشد احمد بلوچ صاحب۔ صادق پور سندھ)

مجھے ہنسنا ہنسانا پسند ہے لیکن کچھ لوگوں کا ہنسنا ہنسانا دیکھ کر مرثیہ گوئی کو جی چاہنے لگتا ہے۔ ایک صاحب ہیں جو کسی معمولی سی بات پر ہنستے ہیں اور پھر ہنستے چلے جاتے ہیں۔ ان کا مخاطب انتظار کرتا ہے کہ ان کی ہنسی ختم ہو تو وہ بات آگے بڑھائے۔ لیکن ان کے آدھے جملے پر یہ صاحب پھر سے ہنسنا شروع کر دیتے ہیں اور اتنا ہنستے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے پانی بہنے لگتا ہے........

ایک اور صاحب کو میں جانتا ہوں جو قسطوں میں ہنستے ہیں ۔آپ سمجھتے ہیں کہ شاید وہ ہنس چکے ہیں لیکن ایک جھٹکے کی کیفیت کے ساتھ وہ دوبارہ ہنسنا شروع کر دیتے ہیں ۔چنانچہ مخاطب کی بات جاری رکھنے کے لئے پوچھنا پڑتا ہے کہ بھائی صاحب اگر آپ ہنسنے سے مکمل طور پر فارغ ہو چکے ہوں تو براہ کرم مطلع فرمائیں تا کہ گفتگو کا باقی حصہ بھی پیش خدمت کیا جا سکے۔

ایک صاحب کے ہنسنے رونے کا انداز ایک ہی ہے۔یعنی وہ جس لے میں روتے ہیں اسی لے میں ہنستے ہیں، پہچان اس لیے بھی مشکل ہو جاتی ہے کہ دونوں صورتوں میں ان کی آنکھوں سے پانی بہنے لگتا ہے، انہیں کئی دفعہ بے تکلف دوستوں کی محفل قہقہہ میں ''رونے'' کی وجہ سے ٹھاپیں پڑ چکی ہیں اور کئی جنازوں میں ''ہنسنے'' پر ان کی پٹائی ہو چکی ہے، ان کی مظلومیت کا یہ عالم ہے کہ ایسے موقع پر وہ لاکھ وضاحت کریں مگر ان کی سنتا ہی کوئی نہیں ہے۔

ایک دوست تو ایسے بھی ہیں جو اپنا بھاڑ سا منہ کھول کر قہقہہ لگاتے ہیں اور یہ قہقہہ ہوتا بھی طویل دورانیے کا ہے۔ان کا منہ اس وقت تک بند ہی نہیں

ہوتا جب تک کوئی مچھر یا مکھی ان کے حلق میں نہ چلی جائے۔ گزشتہ روز وہ ایک ڈاکٹر سے استفسار کرتے پائے گئے کہ مچھر اور مکھی وغیرہ (Red Meat) میں شمار ہوتے ہیں یا وائٹ میٹ (White Meat) میں؟ کیونکہ ان کے معالج نے انہیں ریڈ میٹ سے پرہیز کرنے کے لیے کہا ہوا ہے۔

ہنسنے والوں کے علاوہ کچھ ہنسانے والے لوگ بھی ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ لوگ اپنی حس مزاح کے بل بوتے پر ہنساتے ہیں اور کچھ حس مزاح سے محرومی کی بدولت لوگوں کو ہنسانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ مزاح چونکہ ناہمواری سے پیدا ہوتا ہے لہٰذا مزاح میں یہ ناہمواری بھی مزاح پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے۔

کچھ لوگ لطیفہ سنانے کے بہت شوقین ہوتے ہیں ان کے خیال میں پرانی شراب اور پرانے چاول کی طرح پرانا لطیفہ بھی بہت لذیذ ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ اکثر ایسا لطیفہ سناتے ہیں جس لطیفے کی بھنویں بھی سفید ہو چکی ہوتی ہیں۔ مہذب سے مہذب شخص کو بھی ایسا لطیفہ پورا سننے کے آخر میں اپنے مہذب ہونے کا ثبوت دینے کے لیے دل پر پتھر رکھ کر ہنسنے کی اداکاری بھی کرنا پڑتی ہے!

میرے ایک دوست لطیفہ کیا سناتے ہیں پوری الف لیلیٰ لے کر بیٹھ جاتے ہیں، ان کا کوئی لطیفہ پندرہ بیس منٹ سے کم دورانیے کا نہیں ہوتا، ایک دفعہ تو ان کا لطیفہ کچھ زیادہ ہی لمبا ہوگیا، محفل میں سنگ میل والے نیاز احمد بھی بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے اس دوست کو درمیان میں ٹوکا اور کہا ''آپ یہ لطیفہ مجھ لکھ کر دے دیں میں اسے کتابی صورت میں شائع کردوں گا!''

ایک صاحب اپنی بات پر خود ہی ہنسنا شروع کردیتے ہیں۔ کئی دفعہ تو ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو جاتے ہیں۔ ان کی اس کیفیت پر حاضرین بلکہ ناظرین کو بھی اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو جاتی ہے اور یوں وہ اپنی کوشش میں اکثر کامیاب رہتے ہیں۔

(ماخوذ از کتاب ''ہنسنا رونا منع ہے'' از عطاء الحق قاسمی ناشر دعا پبلی کیشنز لاہور)

بلیک ہولز (Black Holes)

(مرسلہ: مکرم نداء الحبیب صاحب۔ راولپنڈی)

بلیک ہولز خلا میں پائے جانے والے ایسے غیر مرئی اجسام ہیں جنہیں ایک مرحلہ تک ایک خیالی (Mythical) چیز سمجھا جاتا تھا۔ تاہم سائنسدانوں نے اس کے بارے میں قابل قدر معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ ان معلومات کی روشنی میں بلیک ہول میں ثقل کی قوت انتہا درجے کی معلوم ہوتی ہے حتیٰ کہ ان سے روشنی جیسی طاقتور شعاع بھی باہر نہیں نکل پاتی۔ بلیک ہولز میں ثقل کی اس شدید قوت کی وجہ سے کثیر مادہ انتہائی چھوٹی جگہ پر دب کر رہ جاتا ہے یہ دباؤ عموماً اس وقت بنتا ہے جب کوئی بڑا ستارہ اپنی عمر (ایندھن کا خاتمہ) پوری کر رہا ہوتا ہے۔ چونکہ بلیک ہولز سے روشنی بھی باہر نہیں نکل سکتی اس لیے یہ نظر نہیں آتے۔ تاہم خلائی دوربینیں اپنے خاص آلات کی مدد سے ان کو ڈھونڈنے میں مددگار ہوتی ہیں اور کسی ستارے یا اس کے مادے کے برتاؤ کی وجہ سے کسی بلیک ہول کے قریب ترین ہو ان کی موجودگی کا پتا لگایا جاتا ہے۔

بلیک ہولز کتنے بڑے ہوتے ہیں؟

بلیک ہولز مختلف سائز کے ہوسکتے ہیں۔ بلیک ہولز عام طور پر تین اقسام کے ہوتے ہیں ان میں موجود مادہ اور اس کا سائز اس کی قسم پر دلالت کرتا ہے۔

Primordial Black Holes

سائنسدانوں کا ماننا ہے کہ اس قسم کے بلیک ہولز ایک اکیلے ایٹم کے سائز کے ہوتے ہیں۔ جن میں ایک بڑے پہاڑ جتنا مادہ موجود ہوتا ہے۔

Stellar Black Holes

یہ درمیانے سائز کے بلیک ہولز ہوتے ہیں اور خلا میں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ یہ بلیک ہولز کی سب سے عام (معروف) قسم ہے۔ اس میں ہمارے سورج جتنے 20 ستاروں جتنا مادہ ہوسکتا ہے اور صرف دس میل لمبی گول گیند میں پورا فٹ آسکتا

ہے۔ ہماری کہکشاں میں اس قسم کے درجنوں بلیک ہولز موجود ہوسکتے ہیں۔

Super massive Black Holes

یہ بلیک ہولز کی سب سے بڑی قسم ہے۔ بلیک ہولز کی اس قسم میں ہمارے سورج کے سائز جتنے دس لاکھ ستاروں جتنا یا اس سے زیادہ مادہ موجود ہوسکتا ہے۔ اس قسم کے بلیک ہولز کا سائز عموماً ہمارے نظام شمسی کے سائز جتنا ہوسکتا ہے۔ سائنسی شواہد کے مطابق بلیک ہولز کی یہ قسم عموماً بڑی کہکشاؤں کے مرکز میں موجود ہوتی ہے۔

ہماری کہکشاں کے مرکز میں بھی ایک Super massive بلیک ہول موجود ہے جس کو Sagittarius کہا جاتا ہے۔ اس کا سائز ہمارے سورج جتنا ہے اور ایک اندازے کے مطابق اس میں ہمارے سورج جتنے 40 لاکھ ستاروں کے برابر مادہ موجود ہے۔

بلیک ہولز کیسے وجود میں آتے ہیں؟

Primordial بلیک ہولز کے بارے میں سائنسدانوں کا خیال ہے کہ یہ بگ بینگ کے فوراً بعد وجود میں آنے والے ابتدائی کائنات کے وقت ہی وجود میں آگئے تھے۔ جبکہ Stellar بلیک ہولز تب وجود میں آتا ہے جب کسی بڑے ستارے کا مرکز اس کی اپنی کشش ثقل کی وجہ سے اس کے اندر ہی ڈھے جاتا ہے۔ یہ کسی ستارے کے اپنے مرکز میں ڈھے جانے کا عمل ایک اور خلائی واقعہ (حادثے) کی وجہ بھی بن سکتا ہے۔ جسے ایک Supernova کے نام سے جانا جاتا ہے۔ Supernova کسی ستارے کی باقیات کو ایک دھماکے سے خلا میں دور تک دھکیل دیتا ہے۔

Super massive بلیک ہولز کے بارے میں سائنسدانوں کا ماننا ہے کہ یہ جس کہکشاں میں موجود ہوتے ہیں اس کی تشکیل کے ساتھ ہی وجود میں آتے ہیں۔ ان بلیک ہولز کا سائز اس کہکشاں کے سائز پر منحصر ہوتا ہے جس میں یہ موجود ہوتے ہیں۔ جتنی بڑی کہکشاں ہوگی اتنا ہی بڑا Super massive بلیک ہول وجود میں آئے گا۔

اگر بلیک ہولز کالے ہوتے ہیں تو؟

شدید کشش ثقل کے باعث بلیک ہولز میں سے چونکہ روشنی بھی باہر نہیں آسکتی اس لیے ان کو دیکھا نہیں جا سکتا تاہم بلیک ہولز کے ارد گرد موجود ستاروں اور گیسوں پر پڑنے والے کشش ثقل کے اثرات سے سائنسدان ان کی موجودگی کا پتا لگا لیتے ہیں۔ جب کوئی بلیک ہول اور کوئی ستارہ قریب قریب اپنے مدار میں گردش کر رہے ہوتے ہیں تو انتہائی طاقتور شعاعیں پیدا ہوتی ہیں۔ سائنسی آلات اس روشنی کو پرکھ لیتے ہیں اور بلیک ہول کی موجودگی ثابت ہو جاتی ہے۔

بلیک ہول کی کشش ثقل بعض اوقات کسی ستارے کے باہر والے حصے کی گیسوں کو کھینچ لیتی ہے جس کی وجہ سے بلیک ہول کے گرد ایک ڈسک وجود میں آجاتی ہے جسے Accretion Disk کہا جاتا ہے۔ یہ ڈسک کسی بلیک ہول کے اندر اسپرنگ کی طرح جاتی نظر آجاتی ہے۔ اس ڈسک میں موجود گیسوں کا درجہ حرارت بہت زیادہ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے بلیک ہول کے گرد X-rays کسی بڑی مقدار میں چاروں طرف خارج ہوتی ہے۔ NASA کی دوربینیں ان ریکس ریز کو ناپ لیتی اور پرکھ لیتی ہیں ان معلومات کی روشنی میں سائنسدان کو بلیک ہولز کے خواص جاننے میں مدد ملتی ہے۔

کیا ہمارا سورج بلیک ہول بن سکتا ہے؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ہمارے سورج کا مادہ اس قدر نہیں کہ یہ بلیک ہول میں تبدیل ہو سکے۔ تاہم اربوں سال بعد جب سورج کا ایندھن (ہائیڈروجن) ختم ہو جائے گا اور یہ اپنی عمر پوری کر لے گا تو یہ Red Giant Star کی شکل لے لے گا۔ اس حالت میں یہ اپنی بیرونی تہیں خلا میں پھینک دے گا اور ایک چمکدار دائرے (Ring) کی شکل اختیار کر لے گا جس کو اصطلاحاً Planetary- Nebula کہتے ہیں۔ آخر کار ہمارا سورج ایک ٹھنڈی White Dwaref-Star میں بدل جائے گا جس کا قطر صرف ہماری زمین کے برابر رہ جائے گا۔

(National Educational Technology serivces
NASA Grade5-8 series)

ایم۔ٹی۔اے کے ناظرین متوجہ ہوں

(ایڈیشنل نظارت اشاعت M.T.A ربوہ)

ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل کے ان ناظرین کو جو ABSAT2-73 پر ایم۔ٹی۔اے دیکھ رہے تھے مطلع کیا جاتا ہے کہ اب ایم۔ٹی۔اے اس سیٹلائٹ پر نشریات نہیں کر رہا۔ بلکہ اس کی بجائے اب نشریات KU بینڈ Eutelsat 70.5East پر شروع کی جا چکی ہیں۔ اسی طرح ایشیا سیٹ کے وہ ناظرین جو بڑے شہروں میں بلند عمارتوں یا موبائل ٹاورز کی وجہ سے ایم۔ٹی۔اے دیکھنے میں دقت محسوس کر رہے ہیں وہ بھی اسی سیٹلائٹ پر منتقل ہو سکتے ہیں۔ تاہم ایشیا سیٹ 3 سگنل حسب معمول جاری رہے گا۔

EutelSat کے لیے ڈش سائز 60cm یا 2 فٹ ہے۔ بہتر نتائج کے لیے 75cm کی ڈش لگائیں۔ ایل این بی 0.1LNB سے 0.3 ڈی بی تک لگائی جائے۔ سگنل پیرامیٹرز حسب ذیل ہے۔

FinalFrequenciesForEutel Sat70E

Frequency	11.211GHZ
Symbol Rate	5.111
Polarization	Horizantal
Modulation	QPSK
FEC	1/2
Bite Rate	4.71mb

ریسیور DVBS2 (جسے عام مارکیٹ میں MPEG4 یا ڈیجیٹل ریسیور یا HD ریسیور کہتے ہیں) لیا جائے۔ اگر ڈش امپورٹڈ لگائی جائے تو سگنل بہتر ملے گا یا لوکل ڈش جو سب سے اچھی ہو لگائی جائے۔ اپنے ڈش لگانے والے سے مشورہ کر لیں یا اپنے لوکل سیکرٹری سمعی و بصری سے مشورہ کر لیں۔

اشاریہ ماہنامہ ”خالد“ جنوری تا دسمبر 2015ء

نوٹ: ہر شمارے کا پہلا صفحہ ارشادات عالیہ (فرمانِ الٰہی اور فرمانِ نبوی ﷺ) پر مشتمل ہوتا ہے۔

سیرت النبی ﷺ

جنوری	سیرت النبی ﷺ	دیباچہ
فروری	دوسروں کے عیوب چھپانا	دیباچہ
مارچ	سیرت النبی ﷺ	دیباچہ
اپریل	سیرت النبی ﷺ	دیباچہ
مئی، جون	نبی کریمؐ کا ذوقِ عبادت	عبدالجبار خان بلوچ
جولائی	سیرت النبی ﷺ	دیباچہ
اگست	حب الوطنی	راشد محمود منہاس
اکتوبر	آنحضرتؐ امن وسلامتی اور آزادیٔ ضمیر کے حقیقی علمبردار	ظافر احمد طیب
دسمبر	نبی کریم اور اکرام ضیف	ظافر احمد طیب

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جنوری	حضرت مسیح موعودؑ کا عشق قرآن	اوصاف احمد ارسلان
مارچ	جہان نو کے نوشتے اسی کی تحریریں	ابوعثمان
جولائی	سیرت حضرت مسیح موعودؑ (عائلی زندگی)	زاہد محمود منہاس
ستمبر	اپنے رفقاء سے محبت اور شفقت کا تعلق	
دسمبر	نصرت الٰہی	نذیر احمد سانول

خلافت/ خلفائے کرام

فروری	سیرت حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہ)	حافظ طیب احمد
مئی، جون	خلفائے احمدیت کے قبولیت دعا کے واقعات	طارق رشید اٹھوال
مئی، جون	حضرت خلیفۃ المسیح الاول (نور اللہ مرقدہ) کا توکل علی اللہ	ظافر احمد طیب
اکتوبر	برکاتِ خلافت	ابوعثمان
نومبر	خلیفۂ وقت کی دعا کا ایک اعجاز	ہمایوں طاہر احمد

مشعلِ راہ

جنوری	حقیقی تقویٰ کی پہچان	ادارہ
فروری	پیشگوئی مصلح موعود اور احمدی کی ذمہ داریاں	ادارہ
مارچ	عہد بیعت اور ہماری ذمہ داریاں	ادارہ
اپریل	جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے	ادارہ
مئی، جون	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام برائے شوریٰ 2015ء	ادارہ
جولائی	گھریلو زندگی میں میاں بیوی کے فرائض	ادارہ
اگست	ہر پاکستانی احمدی کا فرض	ادارہ
ستمبر	قربانی کے اعلیٰ معیار	ادارہ
اکتوبر	کامل اطاعت	ادارہ
نومبر	کامیاب قومیں اور کامیاب لوگ	ادارہ
دسمبر	جلسہ سالانہ پر نیک مقصد لے کر آنا چاہیے	ادارہ

صحابہؓ کرام

جنوری	صحابہ کرامؓ کا عشق رسول	طارق رشید
اپریل	صحابہ کرامؓ کا ذوقِ عبادت	راشد محمود منہاس
جولائی	حضرت خبیبؓ	عبدالقدیر قمر
ستمبر	حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب	راشد محمود منہاس
نومبر	صحابہ رسول کا عظیم خلق (اپنے ہاتھوں سے کام کرنا)	راشد محمود منہاس

نومبر	حضرت امام حسینؓ کا عالی مقام	نذیر احمد سانول

رفقاء حضرت مسیح موعودؑ

اگست	حضرت مولوی محمد ابراہیم بقاپوری	محمد احمد فہیم
اکتوبر	حضرت نواب محمد علی خان صاحب	ادریس احمد چیمہ
دسمبر	صبر واستقلال کے پیکر	ابوعثمان

اداریے

جنوری	نئے سال کا آغاز کیسے ہو؟	
فروری	ہم یوم مصلح موعود کیوں مناتے ہیں	
مارچ	23 مارچ تجدید عہد کا دن	
اپریل	اپریل فول ایک گندی رسم	
مئی، جون	یوم خلافت	
جولائی	باہمی تعلقات کی بنیاد تقویٰ پر ہے	
اگست	سچی حب الوطنی ایمان کا حصہ ہے	
ستمبر	نیک اعمال سے اللہ کو راضی کرنا چاہیے	
اکتوبر	اطاعت امام ہی تمام برکات کا ذریعہ ہے	
نومبر	قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی	
دسمبر	جلسہ سالانہ روحانی ترقی کا ذریعہ	

شخصیات

فروری	بانی ہومیو پیتھی	نداء الحبیب
اپریل	بوعلی سینا	عطاء الحئی
مئی، جون	محمد علی کلے	گل زیب اعجاز
جولائی	حضرت خواجہ میر درد	راشد احمد بلوچ
اگست	تحریک پاکستان کے ایک گوہر نایاب	مرزا خلیل احمد قمر
ستمبر	لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک	
اکتوبر	حضرت علامہ ابن سیرینؒ	
نومبر	آؤ مظفر کا ذکر خیر کریں	میر انجم پرویز

نومبر	وہ بوڑھا انگریز	کیپٹن (ر) شمیم احمد خالد
دسمبر	ابن رشد	حافظ احسن احمد طاہر

تربیتی مضامین

جنوری	عملی اصلاح کے لیے ضروری چیزیں	میر رئیس احمد
فروری	اعمال صالحہ کی اہمیت وضرورت	فرخ شاد
مارچ	قیام نماز کی فضیلت	راشد احمد بلوچ
مارچ	شرائط بیعت میں مذکور احکام	
اپریل	والدین کا مقام	طاہر محمود
اپریل	غصہ پر قابو پانا	
اپریل	محاسبۂ نفس	نوید احمد اختر
مئی، جون	رمضان المبارک وحصول تقویٰ	نذیر احمد سانول
مئی، جون	گفتگو کے آداب	عبدالعزیز
جولائی	خانگی مسائل کے حل کے لیے تربیتی لائحہ عمل	نظارت اصلاح وارشاد
جولائی	بدعات اور بد رسومات سے اجتناب	محمد عبداللہ
اگست	خطبات امام کی اہمیت	ابوعثمان
ستمبر	سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت	ظافر احمد طیب
ستمبر	انفاق فی سبیل اللہ	میاں سعادت احمد
اکتوبر	تم دیکھ کر بھی بدکو بچو بدگمان سے	طارق محمود
دسمبر	خطباب امام کی اہمیت وبرکات	

علمی وتحقیقی مضامین

مارچ	خزائن روحانیہ	مبین احمد شاد
مارچ	حصول علم کی اہمیت وضرورت	
مارچ	ایم۔ٹی۔اے دیکھنے کے جدید ذرائع	نظارت اصلاح وارشاد
اپریل	ایک خوبصورت صحرائی پرندہ (بھوکڑ)	عامر شہزاد عادل
مئی، جون	زلزلے	واصف احمد
ستمبر	انسانی چہرہ کے روحانی اثرات	عتیق احمد مبشر
ستمبر	انٹارکٹکا کے ریسرچ سنٹرز	نداء الحبیب
اکتوبر	روہنگیا مسلمانوں کی حالت زار	محمد اکرام ناصر

اکتوبر	گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ	مرزا دانیال احمد
نومبر	خدام الاحمدیہ کا قیام اور اغراض و مقاصد	مبین احمد شاد
دسمبر	ڈاکٹر محمد عبدالسلام کی نوبل انعام کی دعوت میں تقریب	

گلدستہ

جنوری	گلدستہ	
فروری	گلدستہ	
مارچ	گلدستہ	
اپریل	گلدستہ	
مئی، جون	گلدستہ	
جولائی	گلدستہ	
اگست	گلدستہ	
ستمبر	گلدستہ	
اکتوبر	گلدستہ	
نومبر	گلدستہ	
دسمبر	گلدستہ	

ادب / طنز و مزاح

جنوری	ہنسا ضروری ہے	رانا زاہد احمد
جنوری	فائیو سٹار ہوٹل	فیاض احمد
فروری	لطائف	عدیل احمد بٹ
فروری	ایک مقدس ادب نشست	
مارچ	لطائف	فارق احمد، حلیم احمد
اپریل	ایک سبق گرامر کا	وقاص احمد
اپریل	زبان اردو کی مدح سرائی	ندیم احمد فرخ
مئی، جون	دلچسپ ادبی لطائف	سید ذیشان اقبال
اگست	ادیبوں کے لطیفے	عدیل احمد بٹ
نومبر	دھینگا مشتی	راشد احمد بلوچ
دسمبر	ادیبوں کے لطیفے	راشد احمد بلوچ

منظومات

جنوری	محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے	کلام محمود
جنوری	مرا عشق مرا امام ہے	صابر ظفر
جنوری	شب ہائے بے چراغ کی کوئی سحر بھی ہو	چوہدری محمد علی مضطر
فروری	ساری دنیا چھوڑ دے پر میں نہ چھوڑوں گا تجھے	کلام محمود
فروری	دولت درد دعا سے آئی	عبیداللہ علیم
مارچ	مصطفیٰؐ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت	درثمین
مارچ	وہی تو تھا کہ جو سلطانِ حرف وحکمت تھا	رشید احمد قیصرانی
اپریل	ہیں جن کی باتیں خدا کی باتیں	ثاقب زیروی
اپریل	اس سے ملنے کی آس ہے اب بھی	چوہدری محمد علی مضطر
مئی، جون	یہ ظہور قدرت ثانیہ، کوئی نور قدرت ثانیہ	صابر ظفر
مئی، جون	خلافت دائمی ہوگی	ارشاد عرشی ملک
مئی، جون	شام فراق اب نہ پوچھ آئی اور آ کے ٹل گئی	فیض احمد فیض
جولائی	وہ آج شاہ دیں ہے وہ تاج مرسلیں ہے	درثمین
جولائی	میرا گھر میری جنت	
جولائی	گزر رونہ اس طرح کہ تماشا نہیں ہوں میں	عبیداللہ علیم
اگست	اے شاہ مکی و مدنی سید الوریٰؐ	کلام طاہر
اگست	میرے وطن	رشید قیصرانی
ستمبر	بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں	کلام محمود
ستمبر	آؤ مضطر کا ذکر خیر کریں	چوہدری محمد علی مضطر
اکتوبر	در دلم جوشد ثنائے سرورے	درثمین
اکتوبر	تم دیکھ کر بھی بد کو بچو بدگمان سے	درثمین
اکتوبر	روشنیوں کا شہر وہ خود ہے اس کے لب قندیل	مبارک احمد عابد
ستمبر	جان ودلم فدائے جمال محمد است	درثمین

طب / نباتات

جنوری	ایبولا وائرس	ناصر شاہ
مارچ	ڈینگی وائرس	محمد عمر فاروق
مئی، جون	عارضہ قلب سے بچاؤ کے طریقے	عطاء الہادی

مئی، جون	باغات	طاہر احمد ملک
نومبر	گملوں میں سبزیات کی کاشت	

کھیل

جنوری	کرکٹ ورلڈ کپ 2015ء شیڈول	منیب احمد بھٹی
فروری	میدان کرکٹ کے حادثات	قیصر محمود
مارچ	اتھلیٹکس کے ورلڈ ریکارڈ	
اپریل	کبڈی	محمد عبداللہ
مئی، جون	گرینڈ سلیم	حافظ طاہر اسلام
جولائی	رگبی فٹ بال	
اگست	ہاکی کے میدان میں پاکستانی اعزازات	حافظ طاہر اسلام
ستمبر	چیمپئن ٹرافی کرکٹ ٹورنامنٹ	حافظ طاہر اسلام
اکتوبر	ورلڈ سنوکر چیمپئن شپ	
نومبر	تیراکی	حافظ طاہر اسلام
دسمبر	ورلڈ سائیکلنگ چیمپئن شپ	حافظ طاہر اسلام

جغرافیہ/شہر/ممالک

جنوری	اٹلی کے متعلق کچھ کم معروف باتیں	سید مبارک علی
فروری	صحرائی یمب	نداء الحبیب
مئی، جون	یوروگوئے	طاہر نقاش
جولائی	جبل الطارق	عبد المتعال ہیرا
ستمبر	مرکز احمدیت ربوہ کی بنیاد	
اکتوبر	دریائے ایمیزون	نداء الحبیب
نومبر	بلیز	شمیم احمد یحییٰ
دسمبر	استنبول	حافظ مظفر احمد بلوچ

سیر و سیاحت

مئی، جون	یادگار سفر	ملک منور احمد جاوید
مئی، جون	وادیٔ کاغان (تعارف اور ہائیکنگ ٹریکس	واصل محمود

سائنس/کمپیوٹر

فروری	موبائل فون کے صحت پر مضر اثرات	عدنان راشد
مارچ	ایم ٹی اے دیکھنے کے جدید ذرائع	نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ
جولائی	تھری ڈی (سہ جہتی) پرنٹر	طاہر محمود وینس
ستمبر	ایم ٹی اے دیکھنے کے ذرائع	نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ
ستمبر	سول انجینئرنگ ٹیکنالوجی	فصیح احمد

رپورٹس/اعلانات

جنوری	سست کبھی گام نہ ہو	
جنوری	شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان	مہتمم صحت جسمانی
فروری	نصاب سالانہ علمی مقابلہ جات سال 2015ء	
فروری	سست کبھی گام نہ ہو	
مارچ	سالانہ پروگرام شعبہ تعلیم 15-2014ء	مہتمم تعلیم
مارچ	سست کبھی گام نہ ہو	
مارچ	یوم تحریک جدید	
مارچ	ضروری اعلان برائے حالات درویشان کرام	شعبہ تاریخ احمدیت
مئی، جون	سست کبھی گام نہ ہو	
جولائی	نتیجہ بین المجالس، اضلاع وعلاقہ 14-2013ء	معتمد
جولائی	جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں	وکیل التعلیم
		تحریک جدید
جولائی	مدرسۃ الظفر (معلمین کلاس)	ناظم ارشاد وقف جدید

اہم کالم/فلر

جنوری	حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت سے توقع	
جنوری	ایبولا وائرس سے بچاؤ کے لیے نسخہ	
مارچ	حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خط لکھنے کا پتہ	
مارچ	ایم ٹی اے سیٹلائٹ	نظارت اشاعت

متفرق

شبنم (Dew)

شبنم پانی کے وہ قطرے ہیں جو رات کے آخری حصہ میں کھلی ہوا میں بڑی چیزوں پر بن جاتے ہیں۔ رات کے وقت جب کھلے اجسام اپنی حرارت خارج کرتے اور ٹھنڈے ہوتے ہیں تو ہوا میں موجود عمل تکثیف میں ان پر پانی کی صورت میں اکٹھی ہونے لگتی ہے۔ ان اجسام کو زمین سے مسلسل حرارت ملتی ہے اور یہ اپنے اوپر نمی کی تبخیر کرتے ہیں۔ اگر زمین سے ملنے والی حرارت کی مقدار فضا میں خارج ہونے والی حرارت سے کم ہو تو تکثیف زیادہ ہوتی ہے۔ نتیجتاً چیزوں پر پانی کے قطرے نظر آنے لگتے ہیں۔ اگر درجہ حرارت مناسب طور پر گر جائے تو شبنم ٹھوس ہو کر کہر (Frost) میں بدل جاتی ہے۔

''یہ تو ایسا عظیم نبیؐ ہے جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔

مومنوں کا کام ہے کہ اپنی زبانوں کو اس نبیؐ پر درود سے تر رکھیں۔''

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

''درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی

فضاؤں کو بھر دیں۔''

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو! زور دعا دیکھو تو

ہم پیارے آقا کی دونوافل اور روزہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہیں اور دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں جماعت احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

از طرف

عمار مغیر
مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد

"اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو"

منجانب

عمران بابر

ضلع عمر کوٹ

بد رسومات سے اجتناب میں ہی ہماری خوشیاں مضمر ہیں۔

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس کریم نگر ضلع عمر کوٹ

"درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی فضاؤں کو بھر دیں۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ بستی نور ضلع عمر کوٹ

خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس صادق پور ضلع عمر کوٹ

نفلی روزہ کی تحریک

ہر احمدی خالص ہو کر ظالموں اور ظلموں سے نجات کے لیے دعا کرے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دعاؤں کی طرف، صرف عام دعائیں نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ہفتے میں **ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں**۔ اسی طرح دنیا میں بسنے والے پاکستانی احمدی بھی اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کے لیے بہت زیادہ دعائیں کریں۔ اسی طرح دنیا بھر کے احمدی بھی جو پاکستانی نہیں ہیں اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کے لیے بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ان ظلم کرنے والوں کی جلد صفیں لپیٹ دے تا کہ ملک میں جلد امن وسکون قائم ہو سکے .... ہر احمدی خالص ہو کر ظالموں اور ظلموں سے نجات کے لیے دعا کرے .... مجھے یاد ہے خلافتِ رابعہ میں جب میں ربوہ میں تھا تو خلیفۂ رابعؒ نے مجھے ناظرِ اعلیٰ مقرر کر دیا تھا۔ پاکستان کے حالات کے متعلق اس وقت دعا کی، حالانکہ اس وقت حالات آجکل کے حالات کے عشرِ عشیر بھی نہیں تھے، کوئی نسبت بھی نہیں تھی تو خواب میں مجھے یہ آواز آئی کہ اگر سو فیصد پاکستانی احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائیں تو ان حالات کا خاتمہ چند راتوں کی دعاؤں سے ہو سکتا ہے۔“

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
For Ahmadi Youth
January 2016
C. Nagar
www.monthlykhalid.org
Regd. CPL# FD7/FR

عہدوفاءخلافت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’(تشہد)۔آج خلافت احمدیہ کے سوسال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم (دین حق) اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لئے وقف رکھیں گے۔اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک (دین حق) کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ (دین حق) کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔اَللّٰھُمَّ آمِیْن. اَللّٰھُمَّ آمِیْن. اَللّٰھُمَّ آمِیْن۔‘‘